مقاصد شریعت کی معرفت میں ظن معتبر کا کردار–عزالدین بن عبد السلام کی رائے کا ناقدانہ جائزہ

ڈاکٹر محمد نواز *
نوشابہ کھوکھر *

"Assumption" is a trustful source for the distinction between useful and abuse. The word "assumption" has been used in the meanings of 'knowledge', 'faith' and 'doubt' of which the meaning 'doubt' has been prevalent. If authentic assumption is not taken as a source of recognizing the useful and abuse then it will not be possible to know and have an access to know the useful and abuse. It is because so many probabilities are relinquished to create certainty and intrinsic situation: like to trust on assumption in the matter like the cleanliness of immaculate and filthy utensils and clothes, determining the direction of Qibla and forgetting the number of Rakaat in prayer. If authentic assumption is not given importance in such deeds and matters then there will be no heartedness and completeness in any prayer. Whereas the inclusion of authentic assumption not only causes the completeness of prayers and matters rather it is a cause to achieve piety as well. And if authentic assumption is considered unimportant then it will not possible to achieve the purpose of 'sharia'. Where Imam Izzaudddin Bin Abdussalam (R.A) has termed Quran and Sunnah, Ijmaa, Qias e Mutabar, Istidlal e Sahee, Aqal, Istiqra, Tajaarib o Adaat as source for the insight of purposes of Sharia there he (R.A) has also termed authentic assumptions as its essential part. In the article the importance of the opinion of Izzaudddin Bin Abdussalam (R.A) in "The role of authentic assumption for the insight of sharia purposes" has been highlighted.

شریعتِ اسلامیہ میں مصالح و مفاسد کی پہچان کے لیے ظن قابلِ اعتبار ذریعہ ہے۔ لفظِ ظن علم و یقین اور شک کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اگر ظن معتبر کو مصالح و مفاسد کی معرفت کا ذریعہ نہ بنایا جائے تو بہت سی مصالح و مفاسد کی معرفت اور حصول ناممکن ہو جائے گا کیونکہ ظنِ معتبر کی بنیاد پر یقینی اور معنوی صورت حال پیدا کرنے کے لیے بہت سے احتمالات کو ترک کر دیا جاتا ہے جیسے: پاک اور ناپاک برتنوں اور کپڑوں کی طہارت کا معاملہ، قبلہ کی سمت کا تعین اور نماز میں تعدادِ رکعات کے نسیان کے وقت ظن و تحری کا اعتبار کرنا۔ اگر ان امور و معاملات میں ظن معتبر کو اہمیت نہ دی جائے تو وساوس و

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات
*لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، ایف جی پوسٹ گریجوایٹ کالج F/7-2 اسلام آباد۔

اوہام کسی بھی عبادت کی لطافت و تکمیل سے بہرہ ور نہیں ہونے دیں گے، جبکہ ظن معتبر نہ صرف عبادات و معاملات کی تکمیل بلکہ تقویٰ کے حصول کا سبب بنے گا۔ نیز ظنِ معتبر کو غیر اہم قرار دینے سے مقاصد شریعت کی معرفت کا حصول ناممکن ہو جائے گا۔ امام عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقاصد شریعت کی معرفت کے لیے جہاں قرآن و سنت، اجماع، قیاس معتبر، استدلال صحیح، عقل ،استقراء، تجارب و عادات کو ذریعہ قرار دیا ہے، وہاں ظنون معتبرہ کو بھی اس کا جزو لازم قرار دیا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ " مقاصد شریعت کی معرفت میں ظن معتبر کا کردار " میں عزالدین بن عبد السلام کی رائے کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا جائے گا۔

عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ (٧٧٥ھ-٦٦٠ھ) نے سن بلوغت میں قدم رکھنے کے بعد تعلیم پر توجہ دی اور اپنے دور کے جید علماء سے علم حاصل کیا۔ آپ عبد الصمد حرستانی، فخر الدین ابن عساکر اور سیف الدین آمدی سے زیادہ متاثر تھے۔ ابو شامہ، قرافی، ابن دقیق العید، ابو الحسن الباجی جیسے علماء نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ نے تفسیر، علوم القرآن، حدیث و سیرت، ایمان، عقیدہ، فقہ، اصول فقہ، تصوف، فضائل اعمال اور تربیت اخلاق جیسے موضوعات پر کتب تحریر کیں۔ مقاصد شریعت پر آپ کا بنیادی کام ہے۔ آپ نے تعلیم و تدریس، افتاء، خطابت اور قضاء کے ساتھ ساتھ عملی جہاد میں بھی حصہ لیا۔ ہمہ جہت شخصیت ہونے کی وجہ سے آپ کو مفکر، مجتہد، مبلغ اور سلطان العلماء جیسے القابات سے نوازا گیا۔(١)

ظن کا لفظ یقین اور شک دو معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (٢) جملے کے سیاق و سباق سے اس کا معنی متعین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُلَا قُوْا اللہِ کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللہِ۔ (٣)

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات پر یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا کہ بہت سے چھوٹے گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑے گروہ پر غالب آ گئے۔

مذکورہ آیت میں ظن کا لفظ یقین کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان: (اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔)٤ کی تفسیر میں طبری(٥) نے لکھا ہے:

"اِنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّی الْیَقِیْنَ ظَنًّا وَالشَّکَّ ظَنًّا۔"(٦)

ترجمہ: عرب کبھی کبھی یقین اور شک دونوں کو ظن کہتے ہیں۔

اصطلاح میں علامات کے ذریعے مطلوب کے حصول کو ظن کہتے ہیں۔(۸)

امام غزالی۸ لکھتے ہیں: "هُوَ عِبَارَة عَنِ الْمَيْلِ بِسَبَبٍ۔"(۹)

ترجمہ: کسی سبب اور علت کی بنیاد پر کسی طرف مائل ہونا ہے۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "اَلظَّنُّ عِبَارَة عَمَّا تَرْكَنُ اِلَيْهِ النَّفْس وَيَمِيْلُ اِلَيْهِ الْقَلْبُ۔"(۱۰)

ترجمہ: نفس اور دل کا کسی طرف مائل ہونے کا نام ظن ہے۔

یہ تعریف پہلی تعریف کے مقابلے میں زیادہ جامع ہے۔ ابن قدامہ (۱۱) نے بھی اس سے ملتی جلتی تعریف یوں کی ہے:

"اَلظَّنُّ مَيْلُ النَّفْسِ بِسَبَبٍ۔"۱۲

ترجمہ: کسی سبب کی بنیاد پر کسی جانب مائل ہونا ظن ہے۔

ان تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ اسباب وعلل کی بنیاد پر کوئی رائے قائم کرنا یا کوئی نقطہ نظر اپنانا ظن ہے۔

عزالدین بعض اوقات ظن کا معنی یقین اور علم کرتے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کے فرمان: (اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلَاقُوْا رَبِّهِمْ۔)۱۳

عزالدین کے مطابق ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ ملاقات پر یقین رکھتے ہیں۔ ۱٤

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: (وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْا اَنَّهُم مُّوَاقِعُوْهَا۔) ۱٥

عزالدین کے مطابق ترجمہ: اور مجرم آگ کو دیکھیں گے تو انہیں یہ علم ہو جائیگا کہ وہ اس میں داخل ہونے والے ہیں۔ ۱٦

عزالدین کہتے ہیں ظن کا لفظ علم اور علم کا لفظ ظن کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ۱۷

"لِاَنَّ الشَّرْعَ اَقَامَ الظَّنَّ مَقَامَ الْعِلْمِ فِيْ اَكْثَرِ الْاَحْكَامِ۔" ۱۸

ترجمہ: کیونکہ شریعت نے اکثر احکام میں علم کی جگہ لفظ ظن کا استعمال کیا ہے۔

اس لئے عزالدین کے نزدیک مصالح اور مفاسد کی تلاش کیلئے ظن ایک قابل اعتبار طریقہ ہے۔ انہوں نے "قواعد الاحکام" کی پہلی فصل کا نام بھی "فصل فی بناء جلب مصالح الدارین ودرء مفاسدھما علی الظنون" ۱۹ رکھا ہے۔ عزالدین نے متعدد مقامات پر لفظ ظن کا استعمال کیا ہے جیسے:

i-وَاَمَّا مَصَالِحُ الدُّنْيَا وَ اَسْبَابُهَا وَمَفَاسِدُهَا وَاَسْبَابُهَا فَمَعْرُوفَة

بِالضَّرُوْرَاتِ وَالتَّجَارِبِ وَالْعَادَاتِ وَ الظُّنُوْنِ الْمُعْتَبَرَاتِ۔" ٢٠

ترجمہ: دنیا کی مصالح اور مفاسد اور ان کے اسباب کو ضرورات' تجارب ' عادات اور ظنون معتبرہ سے پہچانا جاتا ہے۔

ii-لَمَّا کَانَ سَعْیُ الْعِبَادِ لِجَلْبِ الْمَصَالِحِ الْعَاجِلَةِ وَالْاٰجِلَةِ و دَفْعِ الْمَفَاسِدِ الْعَاجِلَةِ وَالْاٰجِلَةِ جَاءَ تِ الشَّرِیْعَةُ بِاتِّبَاعِ الظَّنِّ فِیْ ذٰلِکَ لِغَلَبَةِ صِدْقِ الظَّنِّ وَنُدْرَةِ کَذِبِہٖ۔" ٢١

ترجمہ: چونکہ مصالح عاجلہ وآجلہ کے حصول اور مفاسد عاجلہ اور آجلہ سے بچنے کی انسانی کوشش ہوتی ہے اسی لئے شریعت نے غلبہ صدق ظن اور ظن کے شاذ ونادر ہی جھوٹ ہونے کی وجہ سے شریعت نے اس کی اتباع کا حکم دیا ہے۔

iii-عزالدین لکھتے ہیں:"اِنَّ الْیَقِیْنَ مُسْتَعَار لِلظَّنِّ الْمُعْتَبَرِ شَرْعًا۔"٢٢

ترجمہ: شرعی طور پر یقین ظن معتبر سے مستعار ہوتا ہے۔

iv-عزالدین نے مصالح اور مفاسد سے آگاہی کی بنیاد بھی ظن معتبر پر رکھی ہے۔وہ لکھتے ہیں:

"اَلْحَاصِلُ اَنَّ مُعْظَمَ مَصَالِحِ الْوَاجِبِ وَالْمَنْدُوْبِ وَالْمُبَاحِ مَبْنِیّ عَلَی الظُّنُوْنِ الْمَضْبُوْطَةِ بِالضَّوَابِطِ الشَّرْعِیَّةِ وَاَنَّ مُعْظَمَ مَفَاسِدِ الْمُحَرَّمِ وَالْمَکْرُوْہِ مَبْنِیّ عَلَی الظُّنُوْنِ الْمَضْبُوْطَةِ بِالضَّوَابِطِ الشَّرْعِیَّةِ۔"٢٣

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ واجب' مندوب اور مباح جیسی بڑی بڑی مصالح اور حرام اور مکروہ جیسی بڑی بڑی مفاسد ضوابط شرعیہ سے مؤیّد ظنون پر مبنی ہیں۔

عزالدین نے ظن کے قابل استدلال ہونے کی دلیل دیتے ہوئے کہا ہے کہ عام طور پر اسباب کی بنیاد پر ظن کے صادق ہونے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔

"لَمَّا کَانَ الْغَالِبُ صِدْقَ الظُّنُوْنِ بُنِیَتْ عَلَیْهَا مَصَالِحُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لِاَنَّ کَذِبَهَا نَادِر وَلَا یَجُوْزُ تَعْطِیْلُ مَصَالِحَ صِدْقُهَا الْغَالِبُ خَوْفًا مِنْ وُقُوْعِ مَفَاسِدَ کَذِبُ ظُنُوْنِهَا النَّادِرُ وَلَا شَکَّ اَنَّ مَصَالِحَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَبْنِیَّة عَلَی الظُّنُوْنِ۔" ٢٤

ترجمہ: عام طور پر ظن کے سچ ہونے کی وجہ سے دنیا اور آخرت کی مصالح کی بنیاد ظن پر ہے کیونکہ ظن کا جھوٹ ثابت ہونا شاذ ونادر ہے لہٰذا ان مصالح کا تعطل جائز نہیں جن کا صدق غالب ہے اور بلاشبہ دنیا اور آخرت کی مصالح کی بنیاد ظن پر ہے۔امام قرافی ٢٥ بھی لکھتے ہیں :"اِنَّ الظَّنَّ اِصَابَتُہٗ غَالِبَة وَخَطْؤُہٗ نَادِر۔" ٢٦

ترجمہ: ظن عام طور پر درست ثابت ہوتا ہے اور ظن کا غلط ثابت ہونا شاذ ونادر ہوتا ہے۔ چونکہ یقین کو عبادات اور معاملات وغیرہ میں بنیاد بنانے پر کئی مصالح مفقود ہو جاتی ہیں اس لئے عزالدین لکھتے ہیں:

''لَوِ اعْتَبَرَ الشَّرْعُ الْيَقِيْنَ فِي الْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ لَفَاتَتْ مَصَالِحُ كَثِيْرَة خَوْفًا مِّنْ وُقُوْعِ مَفَاسِدَ يَسِيْرَةٍ بَلْ فِيْ بَعْضِ الْمَصَالِحِ مَا لَوْبُنِيَ عَلَى الْيَقِيْنِ لَهَلَکَ الْعِبَادُ وَفَسَدَتِ الْبِلَادُ وَقَدْ يَكُوْنُ الْوَرْعُ فِيْ تَرْکِ الْعَمَلِ بِالظَّنِّ عِنْدَ ظُهُوْرِ اِحْتِمَالِ الْمَفَاسِدِ وَالْمَصَالِحِ۔ وَكُلُّ اِحْتِمَالٍ يُؤَدِّيْ اِعْتِبَارُه اِلٰى تَعْطِيْلِ الْمَصَالِحِ الْمَشْرُوْعَةِ اَوْ جَلْبِ الْمَفَاسِدِ الْمَدْفُوْعَةِ فَهُوَ مُنْطَرِحٍ لَاَلْفَتَةَ اِلَيْہِ۔'' ۲۷

ترجمہ: اگر شریعت عبادات' معاملات اور تمام تصرفات میں یقین کو لازم قرار دیتی تو معمولی مفاسد کے خوف سے کئی مصالح چھوٹ جاتیں بلکہ اگر بعض مصالح کی بنیاد بھی یقین پر ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے اور شہر تباہ ہو جاتے۔ کبھی کبھی مفاسد اور مصالح کے ظہور کے احتمال کے وقت ظن کی وجہ سے ترک عمل تقوٰی بن جاتا ہے ہر وہ احتمال معتبر جو مصالح مشروعہ اور مفاسد مدفوعہ کو معطل کر دے اس احتمال کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ قابل توجہ اور التفات نہیں ہوتا۔

ظن کے قابل اعتبار ہونے کے دلائل: مصالح اور مفاسد کی تلاش کیلئے ظن معتبر سے استدلال کی بنیاد مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

اول: قرآن:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (قُلْ اِصْلَاح لَّهُمْ خَيْر۔)۲۸

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ ان (یتیموں) کی اصلاح میں ان کیلئے بھلائی ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں الکیاالھرّاسی ۲۹ لکھتے ہیں:

''فِيْهِ دَلَالَة عَلٰى جَوَازِ الْاِجْتِهَادِ فِيْ اَحْكَامِ الْحَوَادِثِ لِاَنَّ الْاِصْلَاحَ الَّذِیْ تَتَضَمَّنُہُ الْآيَةُ اِنَّمَا يُعْلَمُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِجْتِهَادِ وَغَالِبِ الظَّنِّ۔'' ۳۰

ترجمہ: اس میں جدید مسائل کے بارے اجتہاد پر دلیل موجود ہے کیونکہ وہ اصلاح جس کا آیت میں ذکر ہے وہ تو صرف اجتہاد اور ظن غالب سے معلوم کیا جاتا ہے۔

دوم: سنت:

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جب حضرت معاذ بن جبل ۳۱ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: کیسے فیصلہ کرو گے تو آپ نے عرض کیا کہ میں قرآن کے ذریعے فیصلہ کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اگر آپ کو کسی پیش آمدہ مسئلہ کا حل قرآن میں نہ ملے تو پھر کیسے فیصلہ کرو گے تو آپ نے عرض

کیا کہ میں سنت رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کروں گا پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اگر سنت میں بھی اس کا حل نہ ملے تو آپ فیصلہ کیسے کروگے تو آپ نے عرض کیا کہ میں اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں درست قرار دیا اور اسے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق قرار دیا۔ ۳۲ رائے سے فیصلہ یقیناً ظن غالب کی بنیاد پر ہی کیا جاتا ہے۔

سوم: اجماع:

امام غزالی لکھتے ہیں:

"قَدْثَبَتَ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ اِتِّبَاعُ الظَّنِّ الْغَالِبِ۔" ۳۳

ترجمہ: ظن غالب کی اتباع کرنا اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔

امام رازی ۳٤ لکھتے ہیں: " اِنَّ الْأُمَّةَ مُجْمَعَة عَلٰى اَنَّ الْمُجْتَهِدَ مَاْمُوْر عَلٰى اَنْ يَعْمَلَ عَلٰى وَفْقِ ظَنِّہٖ۔" ۳۵

ترجمہ: امت کا اس پر اجماع ہے کہ مجتہد کو اپنے ظن کے موافق عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مصالح اور مفاسد میں غور و فکر کرنے والا ہی مجتہد ہوتا ہے۔

چہارم: قیاس:

احکام شرعیہ میں ظن بھی قطعیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"اِنَّ الظَّنَّ كَالْقَطْعِ فِى الشَّرْعِيَّاتِ۔" ۳٦

ترجمہ: بلاشبہ احکام شرعیہ میں ظن قطع کی طرح ہے یعنی ظن قطعیت اور یقین کے معنی میں ہوتا ہے۔

پنجم: استقرائی:

استقراء سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ ظن پر عمل کرنا معتبر ہے اور شریعت کے احکام سے اس کی تفصیل ثابت ہے۔ ۳۷

عزالدین کے نزدیک ظن معتبر کے ضوابط:

عزالدین کے نزدیک ظن معتبر کے تین ضوابط ہیں:

اول: مستند دلیل یا قرینے کا ہونا:

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ ظن صرف مستند دلیل یا کسی قرینے کی موجودگی میں قبول کیا جائیگا۔ ۳۸

عزالدین لکھتے ہیں کہ شریعت نے اس ظن کی اتباع کا حکم دیا ہے جس کی بنیاد قرائن اور دلائل پر ہو اور اس سے مصالح مظنونہ کا حصول ممکن ہو کیونکہ ظن دلائل اور قرائن کی وجہ سے ہو تو وہ عموماً سچ ہوتا ہے اور اس کا جھوٹا ہونا شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ اگر ظن پر عمل نہ کیا جائے تو زیادہ مصالح کا حصول تعطل کا شکار ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے سراپا رحمت ہونے کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ مصالح حاصل ہوں۔ ۳۹

عزالدین کے نزدیک صرف وہ ظن معتبر ہو گا جس کی کوئی مضبوط دلیل یا کوئی مضبوط قرینہ پایا جائے۔ وہ لکھتے ہیں:

''کُلُّ ظَنٍّ مُسْتَفَادٍ مِنْ دَلِیْلٍ شَرْعِیٍّ' کَالظَّنِّ الْمُسْتَفَادِ مِنَ الظَّوَاھِرِ وَالْاَقْیِسَۃِ وَالْاَ قَارِیْرِوَالشَّھَادَاتِ وَکَذٰلِکَ الظَّنُّ الْمُسْتَفَادُ مِنَ الْاَدِلَّۃِ الْمَحْسُوْسَاتِ کَاَدِلَّۃِ طَہَارَۃِ الْاَوَانِی وَ اَدِلَّۃِ اِلْاَوْقَاتِ وَالْقِبْلَۃِ وَکَذٰلِکَ الظَّنُّ الْمُسْتَفَادُ مِنْ تَقْدِیْرَاتِ الْکَیْلِ وَالْوَزْنِ وَالْخَرْصِ۔'' ٤٠

ترجمہ: شرعی دلیل سے ماخوذ ظن ظاہری اسباب' قیاس' متفقہ آراءاور دلائل سے مستفاد ظن کی طرح ہوتا ہے۔ اسی طرح ادلہ محسوسات سے مستفاد ظن بھی قابل عمل ہوتا ہے جیسے برتنوں اور کپڑوں کی طہارت' نمازوں کے اوقات اور قبلہ کی سمت کا تعین وغیرہ۔ اسی طرح ناپ تول اور اٹکل سے اشیاء کا اندازہ مقرر کرنے سے مستفاد ظن بھی قابل عمل ہوتا ہے۔ عزالدین ظن کے دلائل اور قرائن کے بارے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ظن کے اسباب اور محرکات پیدا کر دیئے ہیں۔ جیسے استصحاب الاصول 'اطّراد العادات اور بغیر اطّراد کے بہت سے واقعات کارونما ہونا وغیرہ۔ ٤١ بعض اوقات ظن کے اسباب میں تعارض آجاتا ہے لہٰذا ایسے تعارض کی صورت میں شک کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر تعارض کی صورت میں کسی ایک طرف ظن غالب ہو تو فیصلہ کیا جائیگا۔ اسی طرح اگر کسی ظن کے دو اسباب میں ایسا تعارض ہو کہ ہر دو ایک دوسرے کی تکذیب کریں تو ان دو چیزوں اور شہادتوں کی طرح انہیں بھی ساقط کر دیا جائیگا جو ایک دوسری کی تکذیب کرتی ہوں۔ اگر ایک دوسرے کی تکذیب نہ کریں تو امکانی حد تک دونوں پر عمل کیا جائیگا۔ جیسے ایک جانور کے اوپر دو آدمی سوار ہوں تو اسے دونوں کی ملکیت تصور کیا جائیگا کیونکہ وہ ہر ایک کے قبضے میں ہے اور دوسرے کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ ٤٢

احکام شرع کے اثبات کیلئے عزالدین لکھتے ہیں کہ احکام کو واجب' حرام' مکروہ' مندوب' مباح اور حلال ٹھہرانے کیلئے یقین پر ہی عمل ضروری نہیں:

''بَلْ یَکْفِیْ فِیْ ذٰلِکَ الظَّنُّ الْمُسْتَنَدُ اِلَی الْاَسْبَابِ الشَّرْعِیَّۃِ۔'' ٤٣

ترجمہ: بلکہ اس کے بارے میں اسباب شرعیہ کی طرف منسوب ظن ہی کافی ہے۔
اگر ظن کی بنیاد ٹھوس دلائل نہ ہوں تو وہ وہم اور تخمین ہے اور اسی کے بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :(وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔)٤٤

ترجمہ: بے شک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

لہٰذا وہ ظن جن کی بنیاد اسباب شرعیہ پر نہیں ہوتی وہ تمام باطل ہوتے ہیں۔ ان سے ہر صورت بچنا ضروری ہے۔

دوم: ظن کا شرع کے مخالف نہ ہونا :ابن بَرھان ٤٥ نے قیاس کی بحث میں ظن سے استدلال کے مخالفین کا رد کرتے ہوئے لکھاہے کہ اصلِ شرعی کی طرف لوٹنے والے ظن قابل عمل ہیں لہٰذا وہ ظن جو شرعی ضوابط اور اصول کے خلاف نہ ہوں وہ قابل عمل ہیں۔ ٤٦ ظن چونکہ مصالح اور مفاسد کو پہچاننے کیلئے ایک قسم کا اجتہاد ہوتا ہے لہٰذا اس ظن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا جو شرع کے خلاف ہو۔ عزالدین نے شرع کے مخالف ظن پر عمل کرنے کو ظاہری منہیات میں شمار کیا ہے اور استدلال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا ہے: ٤٧

(وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا۔) ٤٨

ترجمہ: وہ شخص جو تمہیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں (کیا) تم دنیوی زندگی کا سازو سامان کے خواہاں ہو؟

سوم: ظن پر عمل کرنے میں جلد بازی نہ کرنا : ظن پر عمل کرنے یا اس کے ذریعے مصالح اور مفاسد کی پہچان کا فیصلہ کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ لہٰذا حقیقت کی تلاش میں کافی غور و فکر کیا جائے اور درست فیصلہ تک پہنچنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے اور عمل کرنے میں جلدی نہ کی جائے بلکہ اپنی تمام مساعی بروئے کار لاکر ظن پر عمل کرنے کیلئے ٹھوس دلائل تلاش کرکے پھر اس پر عمل کیا جائے اور عمل کی بنیاد کمزور دلائل اور اوہام پر نہ رکھی جائے۔ ٤٩ غور و فکر کے ساتھ ساتھ دل میں خوف الٰہی موجزن ہو اور غلطی سے بچنے کیلئے انتہائی محتاط رویہ اختیار کیا جائے تاکہ ظن معتبر اور غیر معتبر کے درمیان فرق کیا جاسکے جو ظنون غیر معتبرہ اور ہوائے نفس کو ظنون معتبرہ بنالیں اللہ تعالیٰ ان کے بارے ارشاد فرماتا ہے:

(اِنْ یَتَّبِعُوْنَ اِلاَّ الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَ نْفُس وَلَقَدْ جَآءَ هُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی۔) ٥٠

ترجمہ: وہ صرف ظن (غیر معتبر) اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرتے ہیں

حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

عزالدین لکھتے ہیں کہ اعمال کی درستگی کیلئے غوروفکر بہت ضروری ہے کیونکہ یہی اعمال کی بجا آوری کا باعث بن جاتا ہے... غوروفکر انسانی طبائع کو اعمال بجالانے پر اُبھارتا ہے جس سے عزم مصمم پیدا ہوتا ہے جس سے انسان احکام الٰہیہ کی پابندی کر کے رضائے الٰہی کو پالیتا ہے۔ ۵۱

ظنون فاسدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعض ظنون ایک دوسرے سے زیادہ نقصان دہ ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ۵۲ مصالح اور مفاسد کی معرفت کیلئے ظن کے سلسلے میں مدرج بالا ضوابط کالحاظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ:

"اَلْمَصَالِحُ تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الظُّنُوْنِ۔" ۵۳

ترجمہ: ظن کے اختلاف سے مصالح بدل جاتی ہیں۔

ابن قدامہ نے لکھا ہے کہ اختلاف ظنون کا اصل موجب لوگوں کے اخلاق' احوال' مہارت و تجارب کا اختلاف ہے۔ ۵٤

حاصل بحث یہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں مصالح و مفاسد کی معرفت کے لیے ظن معتبر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ورنہ مصالح و مفاسد کی معرفت میں بہت سے احتمالات باقی رہ جاتے ہیں اور ان کا حصول تعطل کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسا ظن معتبر جس کی بنیاد قرائن و دلائل پر ہو اور اس سے مصالح مظنونہ کا حصول ممکن ہو تو وہ عموماً سچ ہی متصور ہوتا ہے اور اس کا جھوٹا ہونا شاذونادر ہی ہوتا ہے اس لیے عزالدین بن عبد السلام کا ظن معتبر کے کردار کو دلائل و قرائن سے ثابت کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ عز الدین بن عبد السلام نے قرآن و سنت، اجماع، قیاس معتبر، استدلال صحیح، عقل، استقراء اور تجارب و عادات کے ساتھ ساتھ ظنون معتبرہ کو بھی مصدری حیثیت دی ہے۔ تاکہ شریعت اسلامیہ سے حاصل کردہ مصالح و مفاسد کی معرفت صحیح اور آسان طریقہ سے ہو سکے۔

حواشی وحوالہ جات

١۔ تفصیلی احوال جاننے کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ ابن سبکی، عبد الوھاب بن علی: الطبقات الشافعیہ الکبری٨/١٦٥، ابن عماد حنبلی: شذرات الذھب ٥/٣٠٢

٢۔راغب اصفہانی' حسین بن مفضل' ابوالقاسم' المفردات فی غریب القرآن' قدیمی کتب خانہ' کراچی۔: ٣٢٠

٣۔سورۃ البقرۃ: ٢/٢٤٩

٤۔سورۃ النجم: ٥٣/٢٨۔ترجمہ: بیشک شک اور گمان حق کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

٥۔ محمد بن جریر طبری، ابو جعفر (٣١٠ھ) عظیم مفسر اور مؤرخ تھے۔ آپ کی متعدد تصانیف میں سے جامع البیان فی تفسیر آی القرآن اور تاریخ الامم والملوک زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام ٦/٦٩ (

٦۔طبری' محمد بن جریر' ابوجعفر' تفسیر طبری (جامع البیان عن تأویل آی القرآن) مصطفی البابی' مصر' ١٣٨٨ھ/١٩٦٨ئ۔: ١/٢٠٦

٧۔راغب اَصفہانی' حسین بن مفضل' ابوالقاسم' الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ' دارہ لصحوۃ' قاہرہ' ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ئ' مکتبۃ الکلیات الازہریۃ' قاہرہ' ١٣٩٣ھ/١٩٧٣ئ۔: ٨٦

٨۔ محمد بن محمد (٤٥٠ھ-٥٠٥ھ) جو امام غزالی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ایک فلسفی، صوفی اور اصولی تھے ۔ آپ حجۃ الاسلام کے لقب سے ملقب تھے۔ آپ کی متعدد تصانیف میں سے احیاء علوم الدین، تہافۃ الفلاسفۃ ، المستصفی، الوجیز، المنخول اور شفاء الغلیل زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام للزرکلی ٧/٢٢)

٩۔غزالی' محمد بن محمد بن محمد' ابوحامد' حجۃ الاسلام' المستصفی فی علم الاصول' دارالفکر' بیروت' لبنان۔: ٢/٣٠٢

١٠۔غزالی' محمد بن محمد بن محمد' ابوحامد' امام' حجۃ الاسلام' احیاء علوم الدین' دارالمعرفۃ' بیروت' لبنان۔: ٣/١٥٠

١١۔ عبداللہ بن محمد بن قدامہ، جماعیلی، مقدسی، حنبلی موَفق الدین(٥٤١ھ-٦٢٠ھ) ۔ان کا شمار اکابر حنبلی علماء میں ہوتا ہے ان کی سب سے مشہور کتاب المغنی ہے (الاعلام للزرکلی ٤/٦٧)

١٢۔ابن قدامہ' عبداللہ بن محمد احمد' ابومحمد' مقدسی' موفق الدین' حنبلی' روضۃ الناظر وجنۃ المناظر' مکتبۃ المعارف' ریاض' ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ئ۔: ٢/٢٨٠

١٣۔سورۃ البقرۃ: ٢/٤٦

١٤-عزالدین' عبدالعزیز بن عبدالسلام' کتاب الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز' مکتبۃ توحید و سنت' پشاور۔: ٨٦

١٥-سورۃ الکھف:١٨/ ٥٣

١٦-الاشارۃ الی الایجاز: ٨٦

١٧-الاشارۃ الی الایجاز: ٨٦؛عزالدین' عبدالعزیز بن عبدالسلام' الامام فی بیان ادلۃ الاحکام' دارالبشائر الاسلامیۃ' بیروت' لبنان' ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔: ٢٥٨

١٨-عزالدین' عبدالعزیز بن عبدالسلام' قواعد الاحکام فی اصلاح الانام' دار ابن حزم' بیروت' لبنان' ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔: ٩٩

١٩-قواعد الاحکام: ٨

٢٠-قواعد الاحکام: ١٣

٢١-عزالدین' عبدالعزیز بن عبدالسلام' شجرۃ المعارف والاحوال وصالح الاقوال والاعمال' بیت الافکار الدولیۃ' ریاض' سعودی عرب۔: ٣٦١

٢٢-قواعد الاحکام: ٣٣٢

٢٣- قواعد الاحکام: ٣٣٣

٢٤-قواعد الاحکام: ٢٧٤'٢٧٥

٢٥-احمد بن ادریس قرافی۔ آپ متعدد علوم میں مہارت تامہ کی وجہ سے مالکی فقیہ، اصولی، مفسر، محدث، متکلم اور نحوی مشہور ہیں۔ (الاعلام للزرکلی ١/ ٤٤)

٢٦-قرافی' احمد بن ادریس بن عبدالرحمن' شہاب الدین' شرح تنقیح الفصول فی الاصول' المطبعۃ الخیریۃ' مصر' ١٣٠٦ھ۔: ١٥٤

٢٧-شجرۃ المعارف: ٣٦١

٢٨-سورۃ البقرہ: ٢/ ٢٢٠

٢٩-یہ علی بن محمد بن علی' ابوالحسن طبری(٤٥٠ھ-٥٠٤ھ) ہیں جو لکیا الھَرَّاسی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ایک عظیم مفسر اور شافعی فقیہ تھے۔ بغداد کے جامعہ نظامیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے "احکام القرآن" کے نام سے آپ نے تفسیر القرآن لکھی۔ (الاعلام: ٤/ ٣٢٩)

٣٠-لکیا الھَرَّاسی' علی بن محمد بن علی' ابوالحسن' احکام القرآن' مطبعۃ حسان' قاہرہ۔: ١/ ١٨٧

۳۱۔معاذ بن جبل بن عمرو بن عوس انصاری خزرجی(۲۰ ق ھ-۱۸ھ) ۔جلیل القدر صحابی رسول ﷺ و رضی اللہ عنہ۔آپ نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔تمام غزوات میں شرکت کی۔نبی کریم ﷺ نے آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بارے کہا کرتے: اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے۔آپ سے 157 احادیث مروی ہیں۔(الاعلام ۷/۲۵۷)

۳۲۔سنن ترمذی' کتاب الاحکام' ماجاء فی القاضی کیف یقضی' حدیث نمبر: ۱۳۲۷' ۳/۶۱۶؛سنن دارمی' باب الفتیاوما فیہ من الشدۃ　'حدیث نمبر: ۱۶۸' ۱/۷۲؛بیہقی' احمد بن حسین بن علی' ابو بکر' السنن الکبری' مکتبۃ دارالباز' مکہ مکرمۃ' ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ئ۔'کتاب آداب القاضی' باب مایقضی بہ القاضی' حدیث نمبر: ۲۰۱۲۶'۱۰/۱۱۴

۳۳۔شفاء الغلیل: ۲۰۲

۳۴۔محمد بن عمر بن حسن فخر الدین رازی(۵۳۴ھ- ۶۰۶ھ) امام، مفسر، جامع المعقول والمنقول تھے۔آپ کی مشہور کتب میں سے: مفاتیح الغیب، المحصول اور المطالب العالیہ ہیں۔(الاعلام ۶/۳۱۳)

۳۵۔المحصول: ۲/۳/۶۴

۳۶۔روضۃ الناظر: ۲/۳۱۳

۳۷۔ ابن حاجب' عثمان بن عمر' ابو عمرو' منتھی الوصول والامل فی علمی الاصول والجدل' دار الکتب العلمیۃ' بیروت' ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ئ۔: ۳۶' شرح العضد علی مختصر المنتھی: ۲/۳۹۲؛شاطبی' ابراہیم بن موسیٰ' ابو اسحاق' الموافقات فی اصول الشریعۃ' دار الفکر العربی' مصر۔ ۱۰۳۔شافعی' محمد بن ادریس' الامام' الاُمّ' بیروت' لبنان۔ ۳/۲۶ شاطبی نے متعدد مواضع پر اس مفہوم کی　تایید کی ہے اور لکھا ہے کہ شارع نے احکام میں ظن کو قطع کی طرح استعمال کیا ہے۔(الموافقات:　۱/۳۳۹) احکام میں غلبہ　ظن پر عمل کیا جاتا ہے: (الموافقات:　۴/۲۸۲) رازی نے کہا ہے کہ ظن پر عمل کرنا واجب ہے۔(المحصول: ۲/۲/۲۳۷'۲۴۸)غزالی نے لکھا ہے کہ مجتہد غلبہ ظن کا پابند ہوتا ہے۔(المستصفی:　　۲/۳۷۹' ابو الحسین بصری لکھتے ہیں　کہ معاملات غلبہ ظن پر مبنی ہوتے　ہیں۔(المعتمد: ۲/۱۰۹) لہٰذا جب ظن کے علاوہ کوئی اور دلیل نہ ہو تو غلبہ ظن پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

۳۸۔تفصیل کیلئے دیکھیں: بصری' محمد بن علی بن الطیب' ابو الحسین' المعتمد فی اصول الفقہ' دار الکتب العلمیۃ' بیروت'۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ئ۔: ۲/۳۷۸؛تمہید لابی الخطاب:　۴/۳۳۸؛زمخشری' محمود بن عمر' جار اللہ' الکشاف عن حقائق غوامض القرآن' دار الکتاب العربی' بیروت۔لبنان۔:　　۴/۳۷۱؛

المحصول: ۲/۳/۶۲؛ مجموع الفتاوی: ۱۳/۱۱۴؛ سبکی' علی بن عبد الکافی بن علی وابنہ' الابھاج فی شرح المنہاج' دار الکتب العلمیۃ' بیروت' ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ئ: ۱/۳۹

۳۹۔ شجرۃ المعارف: ۹۲

۴۰۔ شجرۃ المعارف: ۹۳

۴۱۔ قواعد الاحکام: ۴۱۹

۴۲۔ قواعد الاحکام: ۴۱۹

۴۳۔ شجرۃ المعارف: ۳۷۵

۴۴۔ سورۃ النجم: ۵۳/۲۸

۴۵۔ احمد بن علی بن برھان (۴۷۹ھ-۵۱۸ھ) ایک عظیم اصولی وفقیہ تھے۔ مشکل مسائل حل کرنے میں ضرب المثل تھے۔ شروع میں حنبلی پھر شافعی ہو گئے۔ امام غزالی آپ کے استاد تھے۔ آپ کی کتب میں الوصول الی الاصول اور الوجیز ہیں۔ (الاعلام ۱/۱۷۳).

۴۶۔ ابن برھان' احمد بن علی' بغدادی' ابو الفتح' الوصول الی الاصول' مکتبۃ المعارف' ریاض' ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ئ: ۲/۲۴۳

۴۷۔ شجرۃ المعارف: ۲۷۵

۴۸۔ سورۃ النسائ: ۴/۹۴

۴۹۔ کلوذانی' محفوظ بن احمد بن حسن' ابو الخطاب' التمہید فی اصول الفقہ' دار المدنی' جدہ' ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ئ: ۲/۳۳۷

۵۰۔ سورۃ النجم: ۵۳/۲۳

۵۱۔ شجرۃ المعارف: ۹۸

۵۲۔ شجرۃ المعارف: ۱۱۷'۱۱۸

۵۳۔ الوصول الی الاصول: ۲/۱۵۸؛ المعتمد: ۲/۲۰۴

۵۴۔ روضۃ الناظر: ۲/۴۱۷